تذکرۂ ابوریحان بیرونی

مصنفہ

محمد عنایت اللہ بی۔اے۔مدرسۃ العلوم علیگڈھ

فرزند

شمس العلماء خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب

سلمہما اللہ تعالے

متعلق

اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی

منعقدہ ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کے اہتمام سے چھپا

سنہ ۱۸۹۳ء

تذکرۂ ابوریحان بیرونی

مصنفہ

محمد عنایت اللہ بی۔اے۔مدرستہ العلوم علیگڈھ

فرزند

شمس العلماء خان بہادر مولوی محمد ذکاء اللہ صاحب

سلمہما اللہ تعالے

متعلق

اجلاس ہفتم محمدن ایجوکیشنل کانفرنس مقام دہلی

منعقدہ۔۲۷و۲۸و۲۹۔دسمبر سنہ ۱۸۹۲ع

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کے اہتمام سے چھپا

سنہ ۱۸۹۳ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرۂ ابوریحان البیرونی

ابوریحان محمد بن احمد البیرونی نے ۳۶۰ھ مطابق ۹۷۰ء مین ولادت پائی - ابوریحان
مولد کی نسبت مورخون مین بہت اختلاف ہے - یورپ کے مصنفون نے بالعموم اس کی
خوارزم[1] کی پیدائش لکھا ہے لیکن مسلمان مورخون نے بہ استثناے چند یہ لکھا ہے کہ وہ
ملک سندہ کے ایک شہر مین جسکا نام بیرون تھا پیدا ہوا تھا - چنانچہ شمس الدین شہرزوری

[1] خوارزم ایشیا مین بحیرۂ خضر اور بحیرۂ ارال کے درمیان واقع تھا اوسکے مشہور شہر سمرقند - خوجند
کرشی اور بخارا تھے - (سمعتہ کا قدیم جغرافیہ)

ں نے ابوریحان کا تذکرہ تمام مورخون سے پہلے لکھا ہے اپنی تصنیف تاریخ الحکما مین
تا ہے کہ ابوریحان البیرونی بیرون کی پیدائش تھا جو ملک سندہ کا ایک خوشنما شہر تھا۔
اجی خلفہ ابن ابی اصیبعہ اور ابوالفدا نے بھی ابن سعید کی تحریر کو سند قرار دیکر
ملک سندہ کے مشہور شہر بیرون کو اوسکی ولادت کی جگہ قرار دیا ہے ۔ البتہ کتاب الانساب
ولفہ سمعانی مین جسکو مورخ ایلیٹ مستند کتاب لکھتا ہے ابوریحان کے لقب بیرونی کے
تعلق یہ لکھا ہے کہ بیرونی فارسی کی ترکیب ہے جسکے معنے باہر والے کے ہین اور وہ
یسے لوگون کے نام کے ساتھہ پکارا جاتا تھا جو خوارزم سے باہر پیدا ہوتے تھے۔ اس
بیان سے صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے کہ ابوریحان خوارزمی نہ تھا لیکن یہ دریافت نہین ہوتا
کہ خوارزم سے باہر وہ کہان پیدا ہوا تھا۔ بعض مورخون نے ابوریحان کا وطن بیرون تو لکھا
ہے لیکن اس کو خوارزم کا شہر بتایا ہے۔ خوارزم مین اس نام کا کوئی شہر اسوقت تک دریافت
نہین ہوسکا ہے اس لئے یہ قول قابل تسلیم نہین ہوسکتا۔ مسٹر رے ناڈ فرانسیسی مورخ
جنھون نے کتاب الہند مصنفہ ابوریحان کے قلمی نسخے سے کچھ حالات زبان فرانسہ مین ترجمہ
کئے تھے کہ ابوریحان ملک سندہ کا رہنے والا اور اوسی ملک کے ایک شہر بیرون مین پیدا ہوا
تھا۔ مورخ رینا ڈ کے علاوہ جسقدر یورپین مورخون نے ابوریحان کا ذکر کیا ہے ہمیشہ اسکو
خوارزمی لکھا ہے اور خوارزم ہی اوسکا وطن قرار دیا ہے۔ چنانچہ کہ ارٹیکل ریویو مین جو مضمون
ابوریحان کے متعلق شایع ہوا تھا اوسمین یہ امر گویا فیصلہ کردیا گیا تھا کہ البیرونی خوارزم کا باشندہ تھا۔[۵]

---

[۵] الیٹ صاحب کی تاریخ ہندوستان۔ جلد دوم صفحہ (۱)

ڈاکٹر ایڈورڈ زاخو جنہون نے ابوریحان کی کتاب الہند اصل اور اوسکا انگریزی کا ترجمہ خود دو دیباچے اضافہ کر کے شایع کیا ہے ابوریحان کے وطن کی نسبت لکھتے ہین کہ وہ خیوا کی عملداری مین واقع تھا جسکا قدیم نام خوارزم ہے[۵۱]۔ ہماری راے مین یورپ کے مورخون کو مناسب تھا کہ اگر ان کو ابوریحان کے سندہی ہونے سے جیسا کہ مسلمان مورخون نے اوسکی نسبت اکثر لکھا ہے انکار تھا تو ایسی مستحکم دلایل پیش کرتے جس سے اوسکا خوارزمی ہونا بالکل ثابت ہوجاتا۔ لیکن کوئی ثبوت انہون نے ایسا نہین دیا ہے جس سے اس امر کے متعلق کوئی فیصلہ یقین کے ساتھہ ہوجاوے۔ جو وجوہ انہون نے ابوریحان کو سندہ کا باشندہ تسلیم نہ کرنے مین بیان کئے ہین وہ یہ ہین کہ" ابوریحان نے جہان اپنی تصانیف مین ہندوستان کا جغرافیہ بیان کیا ہے اوسکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سندہ کی نسبت اس کو بہت کم واقفیت تھی۔ دوسرے یہ کہ کہین اوسنے سندہ کو اپنا وطن نہین لکھا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ سندہ کے تمام ملک مین بیرون نام کا کوئی شہر کبھی کسی کی نظر سے نہین گذرا البتہ ایک مقام وہان ایسا ہے جسکی نسبت خیال ہوتا ہے کہ قدیم شہر نیرون وہان واقع تھا[۵۲]" یہ اعتراض کہ ملک سندہ کا ابوریحان نے بہت کم ذکر کیا ہے کسیقدر قوی ہے لیکن یہ کہنا کہ بیرون سندہ مین کوئی شہر نہ تھا اور اوسنے سندہ کو کہین اپنا وطن نہین لکھا اور اسوجہ سے وہ خوارزمی تھا کسیطرح درست نہین۔ اگر ابوریحان نے سندہ کو

---

[۵۱] کتاب الہند مصنفہ ابوریحان کا انگریزی ترجمہ۔ مترجمہ ڈاکٹر ایڈورڈ زاخو۔ صفحہ ۷۔

[۵۲] ایلیٹ کی تاریخ ہندوستان۔ جلد اول صفحہ ۳۹۲۔

اپنا وطن کہین نہین لکھا تو خوارزم کی نسبت بھی اوسکی کوئی تحریر ایسی موجود نہین ہے جس سے
اوسکا خوارزمی ہونا ثابت ہوتا ہو۔ بیرون کی نسبت یہ لکھنا کہ وہ سندہ کا کوئی شہر نہ تھا یہ
بھی ہرگز درست نہین۔ اس شہر کے متعلق صرف نام مین غلطی ہوئی ہے۔ کسی نے اسکو
نیرون لکھا ہے اور کسی نے بیرون۔ شہر نیرون کے متعلق کسی مورخ کو انکار نہین کہ وہ
ایک مشہور شہر دیبل اور منصورہ کے درمیان دریاے سندہ کے مغربی ساحل پر آباد تھا
اور جسکا ذکر ملک سندہ کی قدیم تاریخ مین محمد قاسم کے معرکون کے زمانہ مین اکثر آیا تھا۔[۵۱]
یورپین مورخ خود تسلیم کرتے ہین کہ نیرون اور بیرون فی الحقیقت ایک ہی شہر کے دو نام
ہین جنمین صرف ایک حرف کی غلطی سے بلکہ ایک نقطہ کے اوپر نیچے ہو جانے سے یہ
اختلاف پیدا ہوا ہے۔ دوسرا بڑا ثبوت بھی ان دونون شہرون کے ایک ہونے کا وہ تسلیم
کرتے ہین یعنی جو طول و عرض بلدان دونون شہرون کا تحقیق ہوتا ہے وہ مساوی ہے[۵۲]
غرض اسکا وہ خود اقرار کرتے ہین کہ ایک شہر جسکو بعض مورخون نے بیرون اور بعض نے

---

[۵۱] چاچ نامہ مین نیرون کا اکثر ذکر آیا ہے۔ "دیبل کی فتح کے بعد محمد قاسم نیرون کے قلعہ کیطرف بڑہا جو دیبل سے ۲۵ فرسنگ کے فاصلہ پر تھا وغیرہ وغیرہ" ایلیٹ کی تاریخ ہندوستان جلد اول صفحہ ۱۵۷-۱۵۸-

[۵۲] قانون بیرونی کے مطابق ابوالفدا نے بیرون کا عرض بلد ۲۶ درجہ ۴۰ دقیقہ لکھا ہے۔ نیرون کا عرض بھی یہی دریافت ہوتا ہے ابوالفدا نے اس شہر کا نام صاف صاف بیرون لکھا ہے۔ ابوالفدا نے ابن حوقل سے اسکو نقل کیا ہے۔ لیکن ابن حوقل نے جو نقشہ بلاد سندہ کا دیا ہے اوسکے دیکھنے سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ اس شہر کا ٹھیک نام کیا تھا۔ ابن حوقل نے صرف البیرون لکھا ہے۔ اول حرف کا نقطہ نہ اوپر دیا ہے اور نہ نیچے۔

نیرون لکھا ہے ملک سندہ مین واقع تھا۔ لیکن جہان ابوریحان کو خوارزمی ثابت کرنا چاہتے وہان
اس سے صاف انکار کرتے ہین کہ سندہ مین کوئی شہر بیرون بہی تھا۔ مسٹر رے ناڈ فرانس کی نامور
مورخ نے اس بنا پر کہ ابوریحان بیرون کی پیدائش تہا اور اسی سبب سے اسکا لقب بیرونی تہا اون مورخون پر سخت
اعتراض کیا ہے جنہون نے بیرون کو نیرون پڑہا ہے اور اس بات پر اصرار کیا ہے کہ
ہندوستان کی قدیم تاریخ مین جہان کہین نیرون لکھا ہوا وسکو بیرون پڑہنا چاہیئے۔
فرانس کے جغرافیہ والون نے اس نام کو ابوالفدا کی تحریر کے موافق ہمیشہ بیرون پڑہا ہے
لیکن انگلستان کے مصنفون نے ادریسی کو مستند سمجھ کر ہر جگہ اسکو نیرون لکھا ہے †۔
انگلستان کے مورخ اس سے بالکل بحث نہین کرتے کہ ابوریحان کا لقب کیا تھا اور کیون
تھا بلکہ وہ اولٹا الزام ابوالفدا پر لگاتے ہین کہ اوسنے غلطی سے نیرون کو بیرون لکھدیا
ہے ※۔ مختصر یہ کہ یورپین مورخون نے جو وجوہ ابوریحان کے خوارزمی ہونیکی بیان
کی ہین وہ نہ تو کافی ہین اور نہ اسکا یقین دلا سکتی ہین کہ وہ خوارزم کا رہنے والا تھا۔

---

† چاچ نامہ اور تحفۃ الکرام اور ادریسی نے ہمیشہ اس شہر کا نام نیرون لکھا ہے۔ سر ہنری ایلیٹ
نے اس شہر کے موقع کی تحقیق کی ہے اور اسکو ہیلائی کی جگہ جو جارک سے کچھ جنوب مین ہے قرار دیا ہے
ہیلائی اوس سڑک کے کنارہ پر ہے جو ٹھٹے سے حیدرآباد سندہ کو جاتی ہے۔ یہ جگہ پہاڑی ہے اور قدیم مورخون کے
بیان سے بہت مشابہ ہے۔ ایک جگہ کسی قدیم عمارت کا جو نیرون کا قلعہ تہا نشان پایا جاتا ہے۔ ایلیٹ کی تاریخ
ہندوستان جلد اول صفحہ ۰۰ہم۔ ※ ابوالفدا کی نسبت ایلیٹ صاحب لکھتے ہین کہ وہ خود کبھی ہندوستان مین نہین
آیا تہا جو کچھ لکھا ہے وہ دوسرون کے علم و یقین سے ہے۔ اسلئے اوسکی تحریر ہمیشہ مستند نہ ہوسکتی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ اسکے رد کرنیکے واسطے بہی کوئی ایسی قوی دلیل نہین ملتی جس سے
ابوریحان کا سندہی ہونا بالکل ثابت ہوجاے۔ یورپین مورخون نے اسکی تصانیف کو
دیکھکر اور غالباً اس خیال سے کہ وہ سلطان محمود کے پاس اول خوارزم سے آیا تہا یہ
نتیجہ نکالا ہے کہ ابوریحان خوارزم کا رہنے والا تھا اور مسلمان مورخون نے کیا تعجب
ہے کہ اوسکی سنسکرت دانی سے یہ سمجہا ہو کہ وہ ہندوستان کی پیدائش تہا۔ ہمارے
مورخون نے کثرت سے یہہی لکہا ہے کہ وہ سندہ کے مشہور شہر بیرون مین پیدا ہوا
تہا۔ اگرچہ ان مین دو قسم کا اختلاف ہے ایک فریق نے بیرون کو سندہ کا اور دوسرے
خوارزم کا شہر بتلایا ہے لیکن زیادہ کا اتفاق اسی پر ہے کہ بیرون سندہ کا شہر تہا۔ اس
مین شک نہین کہ یورپین مورخون کو ابوریحان کے خوارزمی ہونے کا خیال اس وجہ سے
پختہ ہوگیا ہے کہ ابوریحان کو سلطان خوارزم کے دربار مین بڑا اقتدار حاصل تہا اور اسی
بادشاہ کی مصاحبت اور عزت افزائی نے اسکو سلطان محمود غزنوی کے دربار تک
پہونچایا تہا۔ ابوریحان کی زندگی کا اول واقعہ یورپین مورخون سے یہہی دریافت
ہوتا ہے کہ وہ خوارزم سے محمود کے پاس آیا تہا۔ اس لئے ان کو یقین ہوگیا ہے
کہ وہ خوارزمی تہا۔ ہماری راے مین اگرچہ ہم کوئی مضبوط تاریخی شہادت بہم نہین
پہونچا سکتے یہہی درست معلوم ہوتا ہے کہ ابوریحان ہند کی پیدائش تہا۔ اوسکی زندگی
مین اور اوس سے پہلے سندہ مین اسلامی ریاستین موجود تہین اور ہزارہا مسلمان اون
مین آباد تہے جنمین سے اکثر عرب تہے کیونکہ سندہ مین اول اسلامی سلطنت عربون

سے تسے ہی قایم کی تہی۔ اسکے علاوہ جو مذاق ابوریحان کو ہندوستان اور ہندوون کی ہر چیز
مین حاصل تہا اور جسقدر زمانہ دراز اوسنے ہندوستان مین بسر کیا اوس سے یہ ہی قیاس
ہوسکتا ہے کہ وہ ہندی نژاد تہا۔ اوس سے پہلے کسی مسلمان نے سنسکرت کے علوم
اور اوسکے ادب کی طرف اسقدر رغبت ظاہر نہ کی تہی اور ہندوون کے علوم مین ایسی
استعداد پیدا نہ کی تہی کہ پنڈتون کا پنڈت بن جاوے۔ ان باتون سے ظاہر ہوتا ہے کہ
وہ ہندوستان کے علوم کی خوبیون سے پہلے ہی آشنا ہو چکا تہا۔ بعض مورخون
نے لکہا ہے کہ ابوریحان ہندوستان مین چالیس برس تک رہا تہا۔ یہ زمانہ انسان کی
طبعی عمر کا بڑا حصہ ہے اسلئے تعجب نہین کہ وہ ہندوستان کی پیدایش ضرور ہو اور
اوائل حصہ عمر کو وطن مین صرف کر کے اوسنے غیر ملکون مین زندگی بسر کی ہو۔ ابوریحان
نے ستر برس زندہ رہکر سنہ ۴۳۰ھ مین وفات پائی۔

ابوریحان کے سیر و سفر کے حالات مجملاً لکہے جا سکتے ہین تفصیل کے ساتھ اونکا
لکہنا یا وقت کی پابندی کے ساتھ انکو ترتیب دینا غیر ممکن ہے۔ ابتدائی حالات سفر کے
یہ ہین کہ وطن سے چلکر اول فارس مین پہونچا پہر عراق عجم مین کچھ عرصہ تک رہکر مامون شاہ
سلطان خوارزم کے پاس چلا گیا۔ خوارزم سے غزنی مین آیا اور یہان سے محمود کے
ساتھ ہندوستان مین سیاحی کے واسطے گیا۔ ہم اول فارس عراق عجم اور خوارزم مین
اوسکے سیر و سفر کے حالات جسقدر دریافت ہوئے ہین لکہتے ہین۔ اوسکے بعد دربار غزنہ
مین اوسکے پہونچنے کا حال لکہینگے جس کے وقت اور کیفیت کے متعلق مورخون

مین بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔

ابوریحان اپنے وطن سے رخصت ہوکر تحصیل علم تکمیل صنعت اور سیاحت کی غرض سے مختلف ملکون کے سفر کو اوٹھا۔کچھ مدت تک فارس مین شمس المعالی قابوس ابن وشمگیر کی خدمت مین حاضر رہا۔ اسکے بعد ملک رے کو جو عراق عجم مین ہے چلا گیا۔یہان سے پھر قابوس کے پاس واپس آیا۔قابوس ابوریحان کے علم و فضل پر تعجب کرتا تھا اور اوسکی راے اور تدبیر کو پسند کرتا تھا۔یہانتک کہ اُسکو اپنا وزیر بنانا چاہا لیکن ابوریحان جو ثروت علم کی سب چیزون سے زیادہ قدر کرتا تھا عہدہ وزارت کو منظور نہ کرسکا اور معذرت چاہی۔اور بلا حیثیت ملازمت اوسکی خدمت مین حاضر رہا۔اسی زمانہ مین کتاب آثار الباقیہ کو جمع کر کے تالیف کیا اور اوسکے دیباچہ کو شمس المعالی قابوس جیسے امیر ہنر پرور کے نام سے زینت بخشی۔ یہ کتاب معمولی تواریخ کا مجموعہ ہے لیکن ایسے مطالب عالی بیان کئے ہین کہ پڑہنیوالا اوربہت سے علوم سے بہرہ ور ہوتا ہے۔اس کتاب کو ختم کرنیکے بعد ابوریحان خوارزم چلا گیا بہت عرصہ تک مامون شاہ خوارزم کے دربار مین حاضر رہا۔ اعتماد اور اختصاص مین وہ رتبہ پایا کہ سلطنت خوارزم کے ہر ایک کام اور راز مین دخیل ہوگیا۔ابوریحان نے مامون کے دل کو اپنے علم و کمال سے ایسا مسخر کرلیا تھا اور سلطان کا اخلاق اور لطف بہی اوسپر اسقدر تہا کہ سات برس تک مامون سے جدائی قبول نہ کرسکا۔ابوریحان نے سلطان خوارزم کے بردبار قدر شناس اور علم دوست ہونیکی اکثر توصیف کی ہے۔چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک روز مامون اپنے باغ مین ثابت بن قرہ کے ساتھہ جو بڑا طبیب حاذق تھا ہاتھہ مین ہاتھہ

دے ٹہل رہا تھا۔ دفعتاً مامون کو کچھ خیال آیا اور اوسنے فوراً اپنا ہاتھ کہنیچ لیا۔ ثابت نے سبب دریافت کیا مامون نے کہا کہ میرا ہاتھ اتفاق سے تیرے ہاتھ کے اوپر آگیا تھا چونکہ تو عالم اور علم کو ہر چیز پر برتری حاصل ہے اس لئے مجکو کب گوارا ہوسکتا تھا کہ تیرا ہاتھ میرے ہاتھ کے نیچے رہے۔ سلطان خوارزم کے دربار مین بڑے بڑے عالم موجود تھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ علم کا بڑا قدرشناس تھا۔ ابوریحان کے اقامت کے زمانہ مین بوعلی سینا۔ ابوعلی مسکویہ۔ ابوسہل مسیحی۔ ابونصر عراقی۔ ابوالخیر ابن الخمار نے دربار خوارزم کو زیور علم سے آراستہ کر رکھا تھا علمی مسائل پر شیخ الرئیس بوعلی سینا اور ابوریحان مین بڑے بڑے مباحثے ہوتے تھے۔ اٹھارہ بڑے دشوار مسئلے لکھے ہین جن پر شیخ اور بیرونی کی مدتون بحث رہی۔ اون مین سے بعض یہ تھے۔ کل اجسام کا مرکز ارض کیطرف میل رکھنا جزلا یتجزیٰ کو غلط ثابت کرنا۔ خلا کا محال ہونا۔ سکون ارض تناہی البعاد۔ وغیرہ وغیرہ۔ شیخ الرئیس ابوریحان کی منطق دانی سے جس نے محقق کا خطاب اسکو دلا دیا تھا چندان خائف بہی تہا غرض ان دونون حکیمون مین علمی باتون پر وہ وہ معرکے ہوئے کہ شیخ کو ابوریحان سے رنجش پیدا ہوگئی اور زیادہ بحث ملتوی کی گئی۔ یہ عالمونکی سبھا بہی آخر کار خوارزم سے اٹھ گئی اوسکا ایک حصہ منتشر ہوکر سلطان محمود کے پایہ تخت مین پہرچا۔ محمود نے مامون کے پاس پیغام بہیجا کہ اپنے دربار کے عالمونکو ہمارے پاس بھیجدو۔ اس واقعہ کا زمانہ تحقیق نہین ہوتا۔ لیکن جو اوسکا نتیجہ ہوا وہ ہم آگے بیان کرینگے۔ اس موقع پر ایسے واقعات نقل کرنے مناسب ہونگے جو ابوریحان کے

دربار غزنہ مین اول پہونچنے کی کیفیت اور وقت سے تعلق رکھتے ہین۔

ڈاکٹر زاخو نے ابوریحان کے غزنی مین پہونچنے کا وقت فتح خوارزم کے بعد لکھا ہے۔
لیکن اپنی کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سلطنت خوارزم کے زوال سے پیشتر ابوریحان
محمود کے پاس پہونچ گیا تھا۔ بلکہ ایک بیان کے مطابق مامون نے خود اسکو محمود کے
پاس بھیجا تھا۔ ڈاکٹر ایڈورڈ زاخو نے جو کچھ اسکے متعلق لکھا ہے اسکو ہم ذیل مین نقل کرتے ہین

سنہ ۱۰۱۷ء مطابق سنہ ۴۰۸ھ مین سلطان محمود نے ابوریحان سے اوسکا وطن (خوارزم)
چھوڑوا کر اسکو افغانستان مین مقیم کر دیا۔ خوارزم مین مامونی خاندان مسلط تھا۔ امور سلطنت
مین ابوریحان سلطان خوارزم کا مشیر اور صلاح کار تھا۔ اور ملکی معاملات مین مامون کو ہمیشہ
ایسی تدبیرین بتاتا تھا جو محمود کے منصوبون کے مخالف ہوتی تہین۔ سلطان محمود اگرچہ
مامون سے قرابت رکھتا تھا لیکن ہمیشہ اس فکر مین رہتا تھا کہ خوارزم کی سلطنت مین جو کسی کی
محکوم نہ تہی رخنہ اندازی کا کوئی موقع ملے۔ آخر کار خوارزم مین بغاوت ہوئی اور اس بہانہ سے
محمود مع اپنے لشکر کے خوارزم مین داخل ہوا۔ تھوڑی سی لڑائی کے بعد فتح پائی اور اپنے
ایک سپہ سالار کو اوسکا حاکم مقرر کر دیا۔ خود بہت غنیمت لیکر غزنی کو واپس آیا۔ معزول خاندان
مامونی کے شہزادے اور دربار کے معزز لوگ اور خوارزمی فوجون کے سپاہی قید ہوکر
ساتھ آئے۔ شہزادے مختلف قلعہ جات مین نظر بند ہوئے اور خوارزمی سپاہی اوس لشکر
مین شامل کر دئے گئے جو ہندوستان پر چڑہائیون کیواسطے ہر وقت تیار رہتا تھا۔ جو
لوگ دربار کے معززین مین سے قید ہوکر آئے تھے اون مین سے ایک ابوریحان بہی

تھا۔ یہ واقعہ سنہ ۱۰۱۷ء کے موسم بہار مین ہوا تھا۔

اس بیان سے ظاہر ہے کہ سنہ ۱۰۱۷ء مطابق سنہ ۴۰۸ھ مین خوارزم کی فتح کی بعد ابوریحان قید ہوکر غزنی مین آیا۔ اور پھر اسکو افغانستان ہی مین رہنا پڑا۔ خوارزم کی فتح کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت خوارزم فتح ہوا ہے تو مامون سلطان خوارزم زندہ نہ تھا[1]۔ اب

---

[1] تاریخ فرشتہ مین خوارزم کی فتح کا سبب یہ لکھا ہے کہ مامون سے محمود کی بیٹی منسوب تھی۔ وہان کے لوگون نے مامون کو قتل کردیا۔ سلطان محمود نے اسکی تلافی مین خوارزم پر چڑھائی کی اور اسکو اپنی سلطنت مین شامل کرلیا۔

روضۃ الصفا مین جو حال فتح خوارزم کا لکھا ہے اوس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مامون فتح خوارزم سے پہلے ہی انتقال کرچکا تھا۔ اوسکا ترجمہ اختصار کے ساتھ ہم ذیل مین لکھتے ہین۔

مامون ابن مامون شاہ خوارزم کے پاس محمود نے پیغام بھیجا کہ ہمارے نام کا خطبہ خوارزم مین پڑھا جاوے مامون نے اپنے اعیان سلطنت سے اوسمین مشورہ لیا سب نے یک جہت ہوکر اوس سے انکار کیا اور کہا کہ اگر مامون سلطان محمود کا محکوم ہونا قبول کرلیگا تو ہم تلوار سے مقابلہ پر آمادہ ہونگے اور اوسکو تخت سے اُتار کر دوسرے کو بادشاہ بنا دینگے۔ جب محمود کے قاصد نے دربار مین یہ کیفیت دیکھی تو غزنی مین آنکر کل احوال محمود سے بیان کیا۔ محمود نے غضبناک ہوکر خوارزم پر فوج کشی کی ادہر مامون کے سردارون نے لڑائی کے سامان کئے۔ لیکن جب ایک مقررہ روز دستور کے موافق نیالتگین جو مامون کا بڑا اہلکار تھا بادشاہ سے ملاقات کرنیکو گیا تو محل مین سے مامون کی موت کی خبر آئی۔ اس ہولناک واقعہ کی کسی شخص کو اصل کیفیت نہین معلوم ہوئی۔ غرض سردارون نے جب دیکھا کہ بادشاہ زندہ نہین ہے تو اوسکے بیٹے کے ہاتھ پر بیعت کی اور عہد کرلیا کہ اگر محمود ہم سے انتقام چاہیگا تو ہم بھی معقول جواب دینگے۔ محمود نے تھوڑے دن کے بعد حملہ کیا اور خوارزم کو فتح کرکے بہت غنیمت اور قیدی غزنی کو لے گیا۔ روضۃ الصفا مین اس واقعہ کی تاریخ نہین لکھی ہے لیکن اسکے بعد محمود کا قنوج پر حملہ کرنا بیان ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۰۱۸ء سے ایک سال پہلے خوارزم فتح ہوا۔

ہم وہ بیان نقل کرتی ہین جس سے ڈاکٹر زاخو کا یہ خیال شبہ مین پڑجاتا ہے اور اوسکی صحت مین شک پیدا ہوتا ہے۔ ذیل کے بیانات سے اور اور چند تاریخی شہادتون سے معلوم ہوتا ہی کہ سلطان خوارزم کی زندگی مین اور فتح خوارزم سے پیشتر ابوریحان غزنی مین پہونچ گیا تھا۔

نامہ دانشوران ناصری مین تحریر ہے کہ جب مامون شاہ خوارزم کے دربار مین بہت سے عالم جمع تھے تو غزنی مین سلطان محمود کے سامنے شیخ الرئیس بوعلی سینا کا ذکر کچھ تسکایتون کے ساتھ ہوا۔ محمود نے یہ سنکر مامون کے پاس قاصد روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ جو عالم تمہارے دربار مین موجود ہین انکو ہمارے پاس بھیجدو۔ مامون کو کسیطرح یہ معلوم ہوگیا محمود کا قاصد اس مطلب سے اوسکے پاس آنے والا ہے۔ اوسنے فوراً اپنے دربار کے تمام علماء کو بلایا اور اونسے کل حال کہہ کر یہ صلاح دی کہ محمود کی نیت اچھی نہین ہے بہتر ہے کہ تم خوارزم سے کچھ عرصے کے لئے چلے جاو تاکہ تم کو بھی محمود سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ نہ رہے اور جب قاصد آسے تو مجھکو بھی انکار کا موقع ملے۔ یہ سنکر تمام عالم سوائی ابوریحان ابن الخمار۔ اور ابونصر کے خوارزم سے چلے گئے۔ جب محمود کا ایلچی آیا تو مامون کو مجبوراً ان تینون عالمون کو اوسکے ساتھ کر دینا پڑا۔ ابوریحان جب غزنی مین پہونچا تو اوسکو محمود کے ہاتھ سے بہت تکلیفین پہونچین۔ یہانتک کہ دربار غزنہ سے رخصت ہوکر خوارزم مین مامون کے پاس چلا آیا۔ اور جب تک مامون بقید حیات رہا اوس سے جدا نہ ہوا لیکن جب مامون قتل ہوا تو کنج تنہائی اختیار کیا اور علوم اور تالیف کتب کے مشغلے مین عمر بسر کرنی شروع کی۔ سلطان محمود کے انتقال پر (۱۰۳۰ء) اور مسعود کی تخت نشینی پر وہ پھر خوارزم سے

غزنی مین چلا آیا۔ اور بقیہ عمر کو اسی سلطان کی خدمت مین صرف کر دیا۔ سر ہنری ایلیٹ لکھتے
ہین کہ جب مامون نے سلطان محمود کے پاس سفارت بھیجی تو ابوریحان کو بھی ساتھ کر دیا
ابونصر اور ابن الخمار بھی سفارت مین شریک تھے۔ غرض ان دونون بیانونسے ثابت ہوتا ہے کہ
ابوریحان فتح خوارزم سے پہلے اور مامون کی زندگی مین غزنی آچکا تھا۔ خوارزم کو محمود نے
سنہ ۱۰۱۷ء مین فتح کیا تھا اور اس فتح کا باعث بھی مورخون کی تحریر کے موافق مامون کا
قتل تھا۔ علاوہ ازین محمود کی خدمات سے سبکدوش ہونے کے بعد بھی اوس کا
خوارزم مین مامون شاہ کے پاس واپس آنا ثابت ہوتا ہے۔ دوسرا بڑا ثبوت اس
امر کا کہ ابوریحان فتح خوارزم سے پہلے غزنی مین آیا تھا اوسکے حالات سفر معلوم کرنی
سے جو ہندوستان مین گذرے دریافت ہوتا ہے۔ تمام مورخ اس سے اتفاق کرتے
ہین کہ بیرونی نے ہندوستان مین زیادہ تر سیاحی سلطان محمود کے ساتھ کی۔ ہندوستان
پر سلطان محمود کے سولہ (۱۶) حملے ہوئے جو سنہ ۳۹۰ھ مطابق سنہ ۹۹۹ء سے سنہ ۴۱۷ھ مطابق
سنہ ۱۰۲۶ء تک جاری رہے یعنی ستائیس (۲۷) برس تک ہندوستان مین محمود کی آمد و رفت
رہی۔ ابتداے سال سنہ ۴۰۸ھ مطابق سنہ ۱۰۱۷ء جسکے موسم بہار مین ڈاکٹر ایڈورڈ زاخو
ابوریحان کا غزنی مین قید ہوکر آنا لکھتے ہین وہ تھا کہ محمود نے کشمیر پر چڑھائی کی تھی۔ اور
لوہ کوٹ کے بلند اور مضبوط قلعہ کا محاصرہ کیا گیا تھا۔ لیکن برف کی شدت سے ناکام
رہکر غزنی کو واپس آنا پڑا۔ غزنی پہونچکر خوارزم پر لشکر لے گیا اور فتح پاکر قنوج پر مہم لیجانیکی
تیاریان کین اور سنہ ۱۰۱۸ء مین بارہوان حملہ ہندوستان پر کیا۔ سنہ ۱۰۱۷ء سے پیشتر جن

مقامات پر محمود نے حملے کئے اون مین سے اکثر ایسے ہین جو ابوریحان کے چشم دید مقامات مین بیان ہین + - اس زمانہ سے پہلے گیارہ حملے ہندوستان پر ہو چکے تھے - جنمین سے سات یا آٹھہ مہم ایسے مقامات پر ہوے تھے جنکا طول وعرض بلد ابوریحان نے خود دریافت کیا اور انکو اپنی آنکھہ سے دیکھا تھا - بعض مقام انمین البتہ ایسے ہونگے جہانسے محمود کا گذر بار بار ہوا ہوگا - لیکن بعض ایسے دور دراز مقامات پر ابوریحان کا موجود ہونا ثابت ہوتا ہے جس سے یہ ہرگز یقین نہین ہوسکتا کہ بغیر محمود کی ہمراہی کے ابوریحان اون مقامات کو دیکھہ سکتا - مثلاً لوہ کوٹ کا مقام تھا جسپر فتح خوارزم سے پہلے محمود نے چڑہائی کی تہی - ابوریحان نے اسکو اپنا چشم دید مقام لکھا ہے - غرض اور کئی ایسے مقام ہین جہان ابوریحان کا تنہا پہونچنا مشکل تھا - مختصر یہ کہ ابوریحان خوارزم کی فتح سے پہلے محمود کے دربار مین پہونچ گیا تھا - اور اس واقعہ سے کئی سال پہلے پہونچا ہوگا کیونکہ غزنی سے خوارزم کو واپس آنا اور مامون کو زندہ پانا ثابت ہوتا ہے - سنہ ۴۱۰ھ کے بعد جو حملے

+ اول گیارہ حملے جو محمود نے ہندوستان پر کئے اونکی فہرست یہ ہے - جن مقامات کے نام جلی قلم سے لکھے ہین وہ ابوریحان کے چشم دید تھے - (۱) سرحد ہندوستان کے چند مقامات - وادی لمغان سنہ ۳۹۰ھ (۲) پشاور - واے جند سنہ ۳۹۱-۹۲ھ (۳) بھیرا سنہ ۳۹۵ھ - (۴) ملتان سنہ ۳۹۶ھ (۵) وادی پشاور سنہ ۳۹۸ھ (۶) واے جند نگرکوٹ سنہ ۳۹۹ھ (۷) ناراین سنہ ۴۰۰ھ (۸) ملتان سنہ ۴۰۱ھ (۹) تنذنا سنہ ۴۰۴ھ (۱۰) تھانیسر سنہ ۴۰۵ھ - (۱۱) لوہ کوٹ - کشمیر سنہ ۴۰۶ھ -

ہندوستان پر ہوئے اونمین سے کوئی جگہ سوائے لاہور کے ایسی نہ تہی جسکو ابوریحان
نے اپنی آنکہہ سے دیکہا ہو۔ اب ہم حیرت مین ہین کہ جو زمانہ (۱۰۱۷ء) ڈاکٹر زاخو نے
ابوریحان کے اول غزنی پہونچنے کا لکہا ہی وہ وہ زمانہ ہے کہ ابوریحان محمود کے ساتھہ
ہندوستان مین بہت سیاحی کرچکا تہا اور اوسکے بعد پہر محمود کے ساتھہ ہندوستان نہین
گیا۔ غالباً یہ زمانہ ابوریحان کے دوبارہ غزنی مین آنیکا ہو۔ لیکن یہ بہی مشکوک ہی کیونکہ
اول غزنی سے رخصت ہونیکے بعد یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ صرف سلطان محمود کی وفات
پر (۱۰۳۰ء) غزنی مین آیا اور پہر وہان سے خوارزم نہ گیا۔

مختصر یہ کہ ابوریحان نے غزنی پہونچکر سلطان محمود کی ساتہہ ہندوستان کی سیر کی۔ اور اسی سلطان کے
طفیل سی غزنی اور کابل کی سیر کی بعد ہندوستانمین سیاحی کرنیکا اور اسکی دقیق اور مشکل باتونکو ہر پہلو سی امتحان کرنیکا
موقع ملا۔ یہ دریافت نہین ہوتا کہ ہندوستان مین وہ کس حیثیت سے آیا تہا۔ آیا کسی
سلطانی عہدہ پر مامور تہا یا محض بطریق سیاحی محمود کے ساتھہ تہا۔ ڈاکٹر زاخو یہ خیال
ظاہر کرتے ہین کہ وہ مامونی خاندان کے نظر بند شہزادون کے ساتھہ ہندوستان مین پہرا
ہوگا۔ بعض مسلمان مورخون نے لکہا ہے کہ اوسنے سلطان محمود کی ملازمت اختیار کرلی
تہی۔ ابوریحان کو ہندوستان کا بہت حال غزنی مین معلوم ہوتا رہتا تہا۔ کیونکہ اوس
زمانہ مین غزنی تمام ایشیا مین سب سے بڑا دار السلطنت تہا۔ کابل کے ہندوون اور خاص
ہندوستان کے لوگون کی آمد و رفت رہتی تہی اور اکثر وہان آباد بہی ہوگئے تہے۔ لیکن
ابوریحان ایسے علم پر اکتفا نہ کرسکا اور خود ہندوستان مین آکر یہان کی چیزون سے

ذاتی تجربہ حاصل کیا - اب ہم اون شہرون کا ذکر لکھتے ہین جنکی نسبت ابو ریحان نے اپنی کتاب الہند مین لکھا ہے کہ یہ مقام مین نے خود دیکھے تھے اور اون کا طول و عرض بلد دریافت کیا تھا۔

(۱) شہر گندی - اسکو ابو ریحان نے رباط الامیر یعنی دار الامیر بھی لکھا ہے - گندی سے گندبک یا اوسکے قریب کسی شہر سے مراد ہے - طول ۹۵ درجہ ۵۰ دقیقہ عرض ۳۲ درجہ ۴۰ دقیقہ (قانون مسعودی)

(۲) دنبور - ڈاکٹر ایڈورڈ زاخو کی رائے مین یہ مقام جلال آباد کے موقع پر تھا - طول ۹۶ درجہ ۲۵ دقیقہ - عرض ۳۳ درجہ ۴۵ دقیقہ - (قانون مسعودی)

(۳) لمغان (۴) پشاور (جسکو بیرونی نے پرش ور لکھا ہے) (۵) واے ہند یعنی اٹک (۶) جہیلم (۷) سیالکوٹ (۸) لاہور

(۹) نندنا کوہ بالاناتھ پر ایک قلعہ تھا بالاناتھ جسکو اب ٹلا کہتے ہین دریاے جہیلم کے کنارے پر خاصا بلند پہاڑ ہے - بالاناتھ کا طول ۹۸ درجہ ۳۰ دقیقہ ہے اور عرض ۳۲ درجہ ۱۰ دقیقہ (قانون مسعودی) لیکن تاریخ الہند مصنفہ بیرونی مین اوس کا عرض صرف ۳۲ درجہ بیان ہوا ہے۔

(۱۰) مندککور اس سے غالباً مندہوکور مراد ہے - تاریخ الہند مین مندہوکور کا عرض ۳۱ درجہ ۵۰ دقیقہ لکھا ہے اور قانون مسعودی مین طول ۹۹ درجہ ۲۰ دقیقہ اور عرض ۳۱ درجہ ۵۰ دقیقہ - قانون مسعودی مین ابو ریحان نے مندہوکور کو لاہور کا قلعہ لکھا ہے

ایلیٹ صاحب لکھتے ہین کہ یہ قلعہ کہین لاہور کے شمال مین ہوگا۔

ملتان کی غالباً ابوریحان نے بہ نسبت اور شہرون کے زیادہ سیر کی تھی۔ اور بہت عرصے تک رہا تھا۔ ان تمام مقامات کا طول و عرض جو اوپر بیان کئے گئے ہین ابوریحان نے خود دریافت کرکے قانون مسعودی مین لکھا ہے۔ انکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دریاے کابل کی وادی اور ملک پنجاب کے سوا ہندوستان کا کوئی حصہ اپنے سفر مین نہ دیکھا تھا۔ ڈاکٹر ایڈورڈ زاخو لکھتے ہین کہ اس بنا پر بیرونی کشمیر اور سندہ مین کبھی نہین گیا تھا۔ لیکن ہم کو سندہ کی بابت کلام ہے۔ یہ ممکن ہے کہ ایک بڑا سیاح غیر ملکونکے حالات لکھنے مین ایسا مصروف ہو کہ اپنے وطن کے حالات کو قلم انداز کرے۔ اس لئے قرین قیاس ہے کہ غیر ملکون کے عجائبات اور غرائبات بیان کرنے مین اوسنے اپنے وطن ملک سندہ کے حالات کو بیان کرنا ضروری نہ سمجھا ہو۔

اگرچہ کاشمیر مین ابوریحان نہین گیا لیکن گمان ہے کہ سلطان محمود کے گیارہوین حملے کے موقع پر اوسنے جنوبی سرحد کشمیر پر دو مضبوط قلعے دیکھے تھے۔ ایک کا نام راجہ گری[۵۱] اور دوسرے کا لہور[۵۲] بیان کیا ہے۔ راجہ گری کا موقع تو اسوقت تک صحت کے ساتھہ دریافت نہین ہوسکا ہے لیکن لہور کی نسبت کننگھم نے اپنے جغرافیہ مین یہ لکھا

---

[۵۱] طول ۹۹ درجہ۔ ۵۵ دقیقہ۔ عرض ۳۳ درجہ ۳۰ دقیقہ (قانون مسعودی)

[۵۲] طول ۹۵ درجہ۔ ۲۰ دقیقہ عرض ۳۳ درجہ۔ ۴۰ دقیقہ (قانون مسعودی مین اسکا نام لہاور بیان کیا ہے)

ہے کہ واسے ہند کے شمال مغرب مین چند میل کے فاصلہ پر لہور ایک گاون تہا۔ اور اوسی موقع پر تہا جہان اب سالوتہرا واقع ہے۔

ملتان کا ذکر ابوریحان نے نہایت توضیح کے ساتھہ کیا ہے۔ وہان کے موسمون کا حال اور اوسکے باشندون کے خاص تہوارون کا ذکر اور ملک کے تاریخی حالات جس دلچسپی اور تفصیل سے بیان کئے ہین اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے اور شہرون کی بہ نسبت ملتان سے زیادہ واقفیت رکہتا تہا۔ تاریخ الہند مین دو موقعون پر ملتان کے بیان مین ایک برہمن عالم درلبھہ نامی سے کچھہ نقل بہی کیا ہے۔

اب ہم ابوریحان کے علم و فضل اور اوس رتبہ کا ذکر کرنا چاہتے ہین جو اسکو ہمعصر علما مین حاصل تہا۔ ابوریحان علم ہیئت۔ نجوم۔ طبیعیات۔ فلسفہ۔ ہندسہ۔ تواریخ اور فن جغرافیہ کا بہت بڑا ماہر گذرا ہے۔ اوسکی منطق دانی شہرۂ آفاق تہی۔ نجوم یونانی اور ہندی دونون طریقے کی جانتا تہا۔ بڑے بڑے علما اسلام نے اسکو علوم و فنون مین بے مثل لکہا ہے۔ شمس الدین محمد شہرزوری لکہتا ہے کہ ابوریحان کا ذوق علم اس حد کو پہونچ گیا تہا کہ کبہی اوسکے ہاتھہ سے قلم نہ چہوٹتا تہا اور کبہی اوسکی نظر کتاب سے نہ اوٹہتی تہی اوس کی طبیعت بڑے بڑے مسائل علمیہ مین اولجہی رہتی تہی۔ سال مین صرف دو دن یعنی نوروز اور مہرجان کو وہ کچھہ کام نہ کرتا تہا۔ باقی تمام اوقات تحصیل علم اور اپنی قوت بازو سے گذر کے لئے ضروری سرمایہ مہیا کرنے مین صرف کرتا تہا۔ ابوالفضل بیہقی جو ابوریحان سے پچاس برس بعد گذرا ہے لکہتا ہے کہ وہ ابوریحان علم و فضل مین یگانہ روزگار تہا۔ اور

اپنے زمانہ کے تمام عالمون سے سبقت لے گیا تھا۔ علوم ریاضیہ اور فلسفہ مین مثل نرکھتا تھا۔" رشید الدین نے لکھا ہے کہ ابوریحان علوم فلسفہ اور ہندسہ مین یکتاے زمانہ گذرا ہے۔ جب ہندوستان گیا تو اپنے شوق سے زبان سنسکرت سیکھی اور ہندوستان کے علما اور اُمرا سے رابطہ پیدا کیا۔ اور جو اونکے علوم تھے مثلاً ہیئت اور فلسفہ اون مین بڑا دخل پیدا کیا اور ہندوؤن کے مذاہب اور اعتقادات کا بخوبی علم حاصل کیا۔

علم ہیئت مین ابوریحان نے وہ باتین دریافت کین جو اسوقت تک یورپ کے اسٹرونمرز کو حیرت مین ڈالتی ہین اور اس عالم کی قدر اونکی نظرون مین بڑہاتی ہین خوارزم کی شمسی تقویم کے بارے مین جو کچھ ابوریحان نے لکھا ہے اسکو سر ہنری ایلیٹ کوارٹرلی ریویو کے ایک مضمون سے اسطرح نقل کرتے ہین[۱] کہ "ابوریحان کی دانست مین جو شمسی تقویم خوارزم مین مستعمل تھی وقت کے اندازے کے واسطے سب سے بہتر طریقہ تھی۔ خوارزم کے علماء ہیئت کو یہ دعویٰ تھا کہ شمسی اور قمری دونون قسم کے منطقۃ البروج اون کی ایجاد سے تھے جسطرح علامات کی تقسیم انہون نے کی ہے وہ یونانیون اور عربونکی تقسیم سے بہت زیادہ باقاعدہ ہے۔ دوسری بات جو ابوریحان نے لکھی ہے وہ یہ ہے کہ خوارزمیون نے اپنی جنتری کی ابتدا اسلیوسڈی کے زمانہ سے ۹۸۰ برس پیشتر رکھی ہے۔ یورپ کے بڑے بڑے اسٹرونومرز نے جو زمانہ جوتشی یا ہندی جنتری کی ابتدا کا دریافت کیا ہے وہ تقریباً یہی زمانہ ہے جو ابوریحان نے بیان کیا ہے۔

[۱] ایلیٹ کی تاریخ ہندوستان جلد دوم صفحہ ۲۔

اس تحقیق سے ابوریحان کی قدر یورپ کے علما ہئیت مین بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور انکو اسکی خواہش پیدا ہوتی ہے کہ بیرونی کی تمام تصانیف اونکی زبان مین ترجمہ ہوجاوین" ابوریحان نے علم ہئیت کے شوق سے اپنا بہت وقت غزنی بلخ اور جوزجان کے رصدخانون مین صرف کیا تھا۔

ابوریحان نے زمین کی حرکت کی نسبت بھی کچھ لکھا اور اوس کی طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حرکتِ ارض کے اعتقاد کی طرف رغبت رکھتا تھا۔ اپنی تصنیف کتاب استعیاب مین اسطرلاب زورقی کی نسبت یون لکھتا ہے کہ" ابوسعید سنجری نے ایک بڑا اسطرلاب بنایا تھا اور اوس کا نام زورقی رکھا تھا۔ اوس کا عمل مجھکو بہت پسند آیا اور مین نے ابوسعید کی بہت تعریف کی کیونکہ جس اصول پر اسکو قرار دیا تھا وہ کرۂ زمین کو متحرک تسلیم کرتا ہے۔ مین اپنی جان کی قسم کھاتا ہون کہ یہ عقیدہ ایسا شبہ کی حالت مین ہے کہ اوسکا حل کرنا نہایت مشکل ہے۔ اور اوس کا رد کرنا سخت دشوار ہے۔ مہندسین اور علماء ہئیت اس عقیدہ کے رد مین بہت پریشان ہونگے اور ہرگز کوئی دلیل اسکو باطل ثابت کرنے مین نہ دے سکین گے میری تحریر پر ان کو طعنہ زن نہ ہونا چاہئے کیونکہ حرکت شبانہ روز کو خواہ وہ حرکت ارض کا باعث قرار دین خواہ حرکت سما کی وجہ سے سمجھین دونون صورتون مین اونکی صناعت مین کسی قسم کا نقصان نہین آتا"۔ اگرچہ ابوریحان نے اپنی تصانیف مین بطلیموسی طریقہ اختیار کیا اور زمین کی حرکت کو پورے طور پر تسلیم نہین کیا لیکن اسبات مین آج کل کے سائنٹیفک لوگ

بھی شبہ نہین کرسکتے کہ ابوریحان کے ایسے اشارون سے اوسکی جودت طبع اور ذکاوت کا حال کھلتا ہے[۱۵]۔

ابوریحان نے اپنے زمانہ مین مختلف علوم مین نئی نئی باتین ایجاد اور اختراع کین۔ اگرچہ اوس زمانہ مین آلات میسر نہ تھے اور جو موجود تھے وہ بھی نقص سے خالی نہ تھے۔ لیکن اپنی ایجادون کے لئے بیرونی نے جدید قانون بنائے اور اون کے لئے نام ایجاد کئے جبکہ اوسکے ایسے نتائج افکار کو نظر انصاف سے دیکھا جاتا ہے تو حیرت ہوتی ہے اور اوس اوستاد کے علم وفضل پر آگاہی ہوتی ہے۔ سائنس کے جو اصول ابوریحان نے دریافت کئے اونمین وہ قواعد بھی شامل ہین جو اوسنے تسطیح کرہ کی نسبت دریافت کئے یعنی کرہ ارض کے نقشہ کو سطح مستوی پر اسطرح رسم دینا کہ اصول ریاضیہ کے لحاظ سے اوسمین کوئی نقص نہ ہو۔ جغرافیہ کے نقشون کو صحیح کھینچنے اور ملکون کا درست طول وعرض دریافت کرنیکے لئے عمدہ قواعد اپنی تالیفات مین لکھے ہین۔ اگرچہ آج کل یورپ کے حکما نے عمدہ آلات بہم پہونچا کر ان باتون کو حد کمال پر پہونچادیا ہے لیکن قدیم زمانہ مین اس قسم کی تحقیقات کا ہونا بہت قدر کے قابل ہے۔ اور اونکے قدر شناس بھی وہی لوگ اچھے ہوسکتے ہین جو علوم جدیدہ کے ماہر ہین۔ علم طبیعات مین ابوریحان نے بعض ایسی باتین دریافت کین جنکو یورپ مین تحقیق ہوئے تھوڑا زمانہ گذرا ہے۔ خاصکر

---

[۱۵] کتاب الہند مصنفہ ابوریحان کی اصل کتاب مین ۱۳۹ صفحہ کے آخر مین ابوریحان نے لکھا ہے کہ مین نے ایک کتاب مفتاح علم الہیئۃ لکھی ہے جسمین اسکے متعلق بہت کچھ ذکر ہے۔

چشمون کے متعلق جو عجیب و غریب اصول ابو ریحان نے اپنے زمانہ مین دریافت کئے
انکو یورپ مین حل ہوئے قلیل زمانہ گذرا ہے۔ فرانس کے علماء طبیعات نے گری نائل ویل
سے پانی کے اوچھلنے کے سبب دریافت کئے ہین وہ اُس تحقیقات سے بہت ملتے ہین
جو ابو ریحان نے اپنی تالیف آثار الباقیہ مین چشمون کی نسبت کی ہے۔ سٹیوگرافی جسمین
مجسمات کو سطح مستوی پر نقش کرنا تبلایا جاتا ہے اور ڈائی گرافیکس جسمین خطوط سے شکلین
بنائی جاتی ہین اونکے لئے نہایت عمدہ طریقے اور قواعد اس بڑے ریاضی دان کے قلم
سے نکل چکے تھے۔

ابو ریحان نے چند باتین ہندوستان کی زمین کی نسبت ایسی لکھی ہین جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ علم طبقات الارض مین اسکو کامل دخل تھا۔ اوسکی تحقیقات آجکل کی جیولوجسٹ
سے مطابق ہوتی ہین اور اس فن کے مشہور عالم سٹر ابو اور ایریان سے اتفاق کرتی ہین
ہندوستان کے متعلق کتاب الہند مین ایک جگہ لکھتا ہے کہ اگر تم ہند کی زمین کا امتحان
کروگے اور اون گول گول پتھرون کی تحقیق کروگے جو زمین کو کھودنے سے خواہ کتنا ہی گہرا
کھود و برآمد ہوتے ہین تو تمکو دریافت ہوگا کہ یہ پتھر پہاڑون کے قریب جہان پانی کی رو
بہت تیز ہوتی ہے بڑے بڑے ہوتے ہین۔ لیکن جتنا تم پہاڑون سے دور ہوتے
جاؤگے اور پانی کا زور ہلکا ہوتا جاوے گا یہ گول پتھر چھوٹے معلوم ہونگے۔ یہانتک کہ
سمندر کے قریب جہان پانی کی رفتار بہت ہلکی ہوگی یہ پتھر اسقدر چھوٹے ہوجاوینگے کہ
ریگ کی صورت مین نظر آوینگے۔ اس امر کے مشاہدہ کرنے سے ہم بجز اسکے کوئی نتیجہ

نہین نکال سکتے کہ کسی زمانہ مین ہندوستان کا بڑا حصہ سمندر رتھا۔ دریاؤن کی وجہ سے پتھرون کا چورا اور مٹی بڑہتی گئی اور اوس سے نئی زمین پیدا ہوئی،، موجودہ تحقیقات سے بہی یہہی ثابت ہوتا ہے کہ ہندوستان کا بڑا حصہ کسی زمانہ مین سمندر کے نیچے غرق تھا۔

ابوریحان علاوہ ایسے عالم سیاح ہونیکے زبان سنسکرت کا بڑا عالم گذرا ہے۔ مسلمانون پر یہ الزام ہے کہ انہون نے غیر مذہب والونکی زبان سیکہنے کی طرف کبہی رغبت ظاہر نہ کی یہانتک کہ یونانی زبان جسکے علوم و فنون سے انہون نے اسقدر فایدہ اُٹھایا کبہی خود سیکہنے کی تکلیف گوارا نہ کی اور غیرون نے جو ترجمہ کر دیا اوسی پر کفایت کی۔ لیکن جب ہم معلوم کرتے ہین کہ ابوریحان سنسکرت زبان اور اوسکے علوم سے اسقدر اعلیٰ درجہ کی واقفیت رکہتا تھا تو یہ الزام ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور ہم کو فخر ہوتا ہے کہ اس قدر زمانہ بعید مین ایک مسلمان ایسا گذر چکا ہے جس نے عربی سے سنسکرت اور سنسکرت سے عربی مین کتابین ترجمہ کین اور ایک ایسی کتاب ہندوستان کے متعلق لکہی جس سے نسل آرین کو فخر ہونا چاہیئے کہ اونکی قدیم شایستگی کے حالات باوجود زمانہ کی غارتگری کے برباد نہ ہوسکے۔ اور اونکی صحیح تصویر اس زمانہ تک محفوظ رہی۔ ہماری مراد ابوریحان کی کتاب الہند ہے جسمین صدہا باتین ہندوستان کی تاریخ۔ جغرافیہ۔ ہندوون کی طرز معاشرت اور اونکے علوم کے متعلق نہایت تحقیق سے لکہی گئی ہین۔

ابوریحان نے نہایت محنت اور کوشش سے بہت وقت صرف کر کے سنسکرت کی

زبان سیکھی تھی۔ جو مشقت اس سخت کام مین اوٹھانی پڑتی ہے اوسکی حقیقت اُنہین لوگون کو خوب معلوم ہوسکتی ہے جو اس کام کو کرتے ہین۔ ہمارے زمانہ مین تو البتہ ایسی سامان بھی میسر ہوسکتے ہین کہ غیر زبان آسانی سے حاصل ہوجاوے لیکن آٹھ سو برس پہلے کسی غیر ملک کی زبان کا سیکھنا اور خصوصاً ایسی زبان کا جو اپنی زبان مادری سے بالکل غیر ہو آسان کام نہ تھا۔ ابوریحان نے جسقدر کامیابی سے اس زبان کو سیکھا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ نحو اور لغت کی کتابون اور عالم پنڈتون سے ضرور مدد لی ہوگی۔ کیونکہ بغیر اسکے اس قدر استعداد پیدا ہوجانی غیر ممکن ہے کہ نجوم۔ ہئیت۔ فلسفہ۔ ریاضی کی کتابون کو جو پٹانجالی۔ وراہمی ہیرا۔ برہما گپتا۔ کی تصنیفات سے ہون انکو بخوبی سمجھ سکے اس کے علاوہ جو بڑی بڑی تصانیف ابوریحان نے سنسکرت سے عربی مین ترجمہ کین اوس سے ظاہر ہے کہ بڑے غور اور محنت سے اوسنے ہندوستان کی زبان سیکھی تھی۔ کتاب الہند مین اوسنے خود لکھا ہے کہ ابتدا مین ہندوستان کے علما ہیئت کے سامنے مجھکو شاگردی کی حیثیت سے رہنا پڑا لیکن جب مین اون کی زبان سے واقف ہوگیا تو اون کا اور میرا تعلق برعکس ہوگیا۔ اور شاگرد نے خود منجم اور ریاضی دان ہونے کی وجہ سے اوستادون کو سبق دینا شروع کر دیا۔ پنڈتون کو میری ذاتی لیاقت کا یقین نہ آتا تھا اور وہ مجھ سے باربار پوچھتے تھے کہ وہ کونسا بڑا پنڈت ہے جسکا تو چیلا رہا ہے۔ آخر کو اس خیال سے کہ ایک اجنبی شخص اونکا مقابلہ کرتا ہے وہ مجھکو جادوگر کہنے لگے اور حقارت سے سمندر یا سمدر کہتے تھے اور اُس پانی سے تشبیہ دیتے تھے جو سرکہ سے زیادہ ترش ہوتا ہے۔

سنسکرت کی صدہا کتابین ابوریحان کی نظر سے گذر چکی تہین۔ کتاب الہند مین ہندوون کی متعدد کتابون کا حوالہ دیا ہے۔ اس زبردست عالم کی تصانیف کے متعلق "یاقوت حموی نے لکہا ہے کہ جب مین مرو کی جامع مسجد مین گیا تو اوس مسجد کے وقف نامہ مین تالیفات ابوریحان کی ایک فہرست نظر سے گذری جو خط درہم مین کئی ورقون مین لکہی ہوئی تہی مین نے جب اس فہرست کے ورق گنے تو ساٹہہ نکلے" اوسکی تصنیفات اسقدر تہین کہ وزن مین ایک اونٹ کا بوجہہ ہوتی تہین۔ ہندوستان کے متعلق جو کتابین ابوریحان نے لکہین اونکی فہرست یہ ہے۔

(۱) عربی ترجمہ برہما گپتا کی کتاب پلی سا سدہانتا کا۔ اسکا عربی نام جوامع الموجود لخواطر الهنود فی حساب النجم۔ ہے۔

(۲) عربی ترجمہ برہما گپتا کی کتاب کہنڈ اکہدیا کا

(۳) خیال الکسوفین۔ گرہن کے متعلق۔

(۴) رسالہ حساب جو سندہ اور ہندوستان کے سفری طریقہ کے متعلق ہے۔

(۵) ہندوؤن کا طریقہ حساب

(۶) ایک رسالہ اس بارے مین کہ درجونکے شمار کا عربی طریقہ ہندوؤن کے طریقہ شمار سے زیادہ صحیح ہے۔

(۷) ہندوونکے راسیکاس کے متعلق یعنی اربعہ

(۸) سمکالیٹایا۔ طریقہ شمار کے متعلق۔

(۹) برہما سدہانتا کے ریاضی طریقہ کا ترجمہ

(۱۰) ہندو تاریخ کے طریقہ کے موافق موجودہ زمانہ کی دریافت۔

(۱۱) ایک رسالہ قمری قایم ستارونکے متعلق۔

(۱۲) ہندو نجومیون کے سوالات کے جواب مین

(۱۳) دس کشمیر کے سوالون کے جواب مین

(۱۴) شمار کا ہندی طریقہ

(۱۵) وراہمی ہیرا کی پیدائشی کتاب کا عربی ترجمہ

(۱۶) بامیا نکے دو بتو کا قصہ۔

(۱۷) قصہ نیلوفار۔

(۱۸) ایک رسالہ امراض کے بیان مین

(۱۹) واسیو دیوا کے اظہار کے متعلق۔

(۲۰) ایک کتاب مین جسمین سانکہیا کا ترجمہ شامل ہے۔

(۲۱) پتانجالی کی کتاب کا ترجمہ جو جسم اور روح کے متعلق ہے۔

(۲۲) ایک رسالہ تنصیف مساوات پر۔

ابوریحان کی مشہور کتابین جو اوس نے سنسکرت سے ترجمہ کی ہین

(۱) سنکہیا۔ مصنفہ کاپی لا

(۲) پتانجالی۔ جسکو پتاحل لکھا ہے مصنفہ برہما گپتا۔

(۳) پلی ساسدہانتا۔ مصنفہ برہما گپتا۔

(۴) براہما سدہانتا۔ ”

(۵) وراہمی ہیرا کی چند کتابین۔

ابوریحان کی سب سے زیادہ مشہور کتاب یعنی کتاب ابی ریحان محمد ابن احمد البیرونی فی تحقیق ماللہند من مقولہ مقبولہ فی العقل او مرذولہ ہے جسکی وجہ سے یورپین مورخون کو ابوریحان کے واقعات زندگی کی تلاش ہوئی۔ اس کتاب سے پہلے جسقدر کتابین ہندوستان کے قدیم حالات پر غیر ملک والون نے لکھین وہ اس کتاب کا ہرگز مقابلہ نہین کرسکتین۔ ابوریحان سے پہلے ۲۹۵ برس قبل ولادت مسیح راجہ چندر گپتا کے عہد مین شاہ سلیوکس کے پاس سے ایک یونانی سفیر میگاستھن نامی ہندوستان مین آیا تہا۔ اوس نے اس ملک کے نسبت ایک کتاب لکھی۔ اسکے بعد چند بدہ جاتریون نے ہندوستان مین سیاحی کر کے یہان کے حالات لکھے۔ ان مین دہن سانگ چینی کی تصنیف مشہور ہے۔ یہ سیاح بیرونی سے چار سو برس

پہلے آیا تھا۔ لیکن یورپ کے مورخ لکھتے ہین کہ ابوریحان کو یونانی سفیر اور چینی سیاحون کی
طرح ہندوستان مین زیادہ سیر سفر کا موقع نہین ملا لیکن اوسکی کتاب کے مقابلہ مین ان
چینی سیاحون کی تصانیف بچون کی کتابین اور متعصب اور غیر تعلیم یافتہ لوگون کی تصانیف
معلوم ہوتی ہین۔ یہ لوگ ہندوستان کو جو فی الحقیقت دنیا کا عجیب خطہ ہے دیکھکر حیرت
مین رہ جاتے تھے اور اس بدحواسی مین کسی چیز کی اصلیت کو نہین پہونچ سکتے تھے۔ ابوریحان
کی حالت اور تھی۔ اوسنے ہندوستان کے اور اوسکے باشندون ہی سے واقفیت پیدا
نہین کی بلکہ اون کی زبان اور علوم کو بخوبی حاصل کیا اور ایک ایسی بیش بہا کتاب تصنیف
کی جو ہمارے زمانہ کی ترقی تعلیم کے لحاظ سے ایسی ہے جس سے ہندوستان کی قدیم
تاریخ کی پوری تحقیق ہوتی ہے۔ ابوریحان کو ہر لحاظ سے میگاستھن یونانی سفیر اور ہیونسانگ
چینی سیاح کی بہ نسبت تحقیقات کے زیادہ وسیلے حاصل تھے۔ اپنے علم کے زور سے
جو علاوہ ریاضی اور فلسفہ دانی کے ارسطو۔ افلاطون۔ جالینوس اور بطلیموس کے علوم
سے پیدا ہوا تھا وہ ہر چیز کی تہ کو پہونچ جاتا تھا۔ اور ہر مضمون کو اس طرح بیان کر گیا ہے
کہ علماء وقت کی زبان پر بجز حرف تحسین کے اور کچھ نہین۔

باب ختم شد

٦١٦٨